ادبیات

غزل

از
(جناب رَوِش صدیقی)

تماشائے بے تابیٔ دل نہ تھا
مرا حال، ہم رنگ محفل نہ تھا

سرِ جادۂ آرزو، دل کا رُخ
تری سمت تھا سوئے منزل نہ تھا

وہیں تک زبوں حال تھی زندگی
جہاں تک ترا درد شامل نہ تھا

یہ دیکھا کہ شایانِ ذوقِ حیات
تلاطم ہی تھا، امنِ ساحل نہ تھا

کہاں خود فراموشیوں سے نجات
تجھے بھول جانا تو مشکل نہ تھا

مکمل تھی ہر شوخیٔ اجتناب
مرا جذبۂ دل ہی کامل نہ تھا

ترے عہد میں کیوں مٹایا گیا
وہ نقشِ محبت جو باطل نہ تھا

یہاں رہزن و رہ نما ایک تھے
تری راہ میں کون حائل نہ تھا

وہ اب سوچتے ہیں کہ حالِ رَوِش
یہاں تک تغافل کے قابل نہ تھا